ایران سے تحریف شدہ قرآن کی اشاعت
اور
ایرانی سفارت خانہ کی وضاحت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مکتبہ بیّنات
علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی ۵

بصائر و عبر

ایران سے تحریف شدہ قرآن کی اشاعت

اور

ایرانی سفارتخانہ کی وضاحت

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

گزشتہ دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ۔

"حکومت نے ایک ایرانی ادارے " سازمان چیپ واشہارات جاودان ایران" کے شائع کردہ قرآن پاک کے نسخوں کی ملک میں درآمد اور تقسیم پر بھی پابندی لگا دی ہے اور انہیں ضبط کرنے کا حکم دیا ہے یہ کاروائی دفاقی وزارت مذہبی امور نے جامع مسجد خضریٰ کے امام ادارۂ فکر اسلامی کے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن اور بعض دوسرے مسلمانوں کی شکایت کی بنا پر کی ہے ان کے بیان کے مطابق قرآن پاک کے ان نسخوں کے متن میں مبینہ طور پر ردو بدل کیا گیا ہے وزارت نے چھان بین کے بعد اس امر کی توثیق کر دی ہے کہ قرآن پاک کے مذکورہ نسخوں کے متن میں تحریف ہوئی ہے جو اشاعت قرآن پاک کے ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء کی خلاف ورزی ہے۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء دن ستار)

ایران سے قرآن کریم کے ترمیم شدہ نسخہ کی اشاعت شیعہ نفسیات اور ان کے اعتقادی

فلسفہ کے عین مطابق ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے قارئین کو مندرجہ ذیل نکات ذہن میں رکھنے چاہئیں۔

(۱) شیعہ عقیدہ کے مطابق موجودہ قرآن خلفائے ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) کا جمع کیا ہوا ہے اور وہ چونکہ (نعوذ باللہ) منافق و مرتد تھے اس لئے انہوں نے قرآن کریم کے بے شمار مقامات میں کمی بیشی کردی اور یہی تحریف شدہ نسخہ دنیا میں رائج کر دیا۔ اس لئے موجودہ قرآن بعینہٖ وہ قرآن نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور جسے چھوڑ کر آپ دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ بلکہ یہ منافقوں اور مرتدوں کا ترمیم کردہ ہے اس سلسلہ میں شیعوں کی مستند کتابوں میں، جن پر شیعہ مذہب کا مدار ہے۔ ائمہ معصومین کی دو ہزار سے زیادہ روایتیں نقل کی گئی ہیں اور اکابر شیعہ مجتہدین کے بقول یہ روایات متواتر ہیں، جن میں موجودہ قرآن کے محرف ہونے کو ائمہ معصومین نے صاف صاف بیان کیا ہے اور اسی کے مطابق شیعہ کا عقیدہ ہے گویا قرآن کریم کے محرف ہونے کا عقیدہ ائمہ معصومین کی متواتر روایات کی روشنی میں شیعہ مذہب کے " ضروریات دین " میں داخل ہے۔ (اس نکتہ کی تفصیل حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی کے مضمون میں باحوالہ درج ہے۔ جو اسی اشاعت میں دیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام اس مضمون کو بغور ملاحظہ فرمائیں) شیعوں کے ایک بہت بڑے مجتہد علامہ حسین بن محمد تقی نوری طبرسی (متوفی ۱۳۲۰ھ) نے اس موضوع پر ایک ضخیم کتاب " فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب " کے نام سے تیرہویں صدی کے اواخر میں تالیف فرمائی تھی۔ اس میں مصنف نے سو صفحوں میں (ص ۲۵۳ سے ص ۳۵۱ تک) سورۂ فاتحہ سے لے کر آخر قرآن تک ان تمام مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ جن میں تبدیلی کردی گئی ہے اور ائمہ معصومین کی روایات کے ذریعہ بتایا ہے کہ فلاں آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ اور منافقوں نے اس کو اس طرح بدل دیا —— اگر کوئی چاہے تو ائمہ معصومین کی ان روایات کی روشنی میں قرآن کریم

کا ایک صحیح نسخہ تیار کر سکتا ہے جو ائمہ معصومین کے ارشادات کے مطابق "قرآن کریم کا صحیح نسخہ" کہلانے کا مستحق ہوگا۔

(۲) ——— شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت علی رضؓ نے قرآن کریم کا ایک صحیح نسخہ " مرتب فرمایا تھا جو ما انزل اللہ کے مطابق تھا اور یہی " اصل قرآن " تھا حضرت علیؓ اس کی جمع و تدوین سے فارغ ہوئے تو قوم (صحابہ کرام اور خلفائے راشدین) کے سامنے اس کو پیش کیا۔ مگر قوم نے اُسے قبول نہیں کیا۔ بلکہ مسترد کر دیا یہ " اصل قرآن " مدت العمر حضرت علیؓ کے پاس رہا۔ ان کے بعد یکے بعد دیگرے گیارہ اماموں کو منتقل ہوتا رہا اور اب وہ امام غائب کے پاس غار میں محفوظ ہے۔

علامہ نوری طبرسی "فصل الخطاب" میں لکھتے ہیں۔

کان لامیر المومنین علیہ السلام قرآناً مخصوصاً جمعہ بنفسہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و عرضہ علی القوم فاعرضوا عنہ، فحجبہ عن اعینھم وکان عند ولدہ علیہ السلام یتوارثہ امام عن امام کسائر خصائص الامامۃ وخزائن النبوۃ وھو عند الحجۃ عجل اللہ فرجہ۔

امیر المومنین (حضرت علی) علیہ السلام کے پاس ایک مخصوص قرآن تھا جس کو وفات نبویؐ کے بعد آپ نے بنفس نفیس جمع کیا تھا اور اس کو قوم کے سامنے پیش کیا تھا۔ لیکن قوم نے اسے قبول نہیں کیا۔ پس آپ نے اس کو قوم کی نظروں سے چھپا دیا۔ یہ قرآن آپ کی اولاد کے پاس رہا۔ دوسرے خصائص امامت اور خزائن نبوت کی طرح یہ قرآن بھی ہر امام کو پہلے امام سے وراثت میں ملتا رہا اور اب وہ امام

يظهره للناس بعد ظهوره
ويأمرهم بقراءته وهو مخالف
لهذا القرآن الموجود من حيث
التأليف وترتيب السور والآيات
بل الكلمات ايضاً ومن جهة
الزيادة والنقيصة .

(فصل الخطاب ص ۱۲۱)

غائب کے پاس ہے ۔ اللہ ان کی مشکل
جلد آسان کرے ۔ امام مہدی جب
ظاہر ہوں گے تو اس قرآن کو بھی ظاہر
کریں گے اور لوگوں کو اس کے پڑھنے
کا حکم دیں گے اور یہ قرآن ، موجودہ
قرآن سے مختلف ہے ترتیب کے
لحاظ سے بھی ۔ نہ صرف سورتوں
اور آیتوں کی ترتیب کے لحاظ سے
بلکہ کلمات کی ترتیب کے لحاظ سے بھی
نیز کمی اور زیادتی کے لحاظ سے بھی ۔

شیعوں کے خاتم المحدثین ملا باقر مجلسی (متوفی ۱۱۱۱ھ) حق الیقین میں لکھتے ہیں :-

پس بخواند قرآن را بنحوی کہ حق
تعالی بر حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ نازل ساختہ بے آنکہ
تغییر یافتہ باشد و تبدیل یافتہ
باشد چنانچہ در قرآن ہائے
دیگر شد ۔

(حق الیقین صفحہ ۳۵۸ مطبوعہ تہران ۱۳۵۷ ہجری شمسی)

پس امام مہدی قرآن کو اسی طرح
پڑھیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل کیا
تھا ، بغیر اس کے کہ اس میں کوئی تغیر و
تبدل ہوا ہو ، جیسا کہ دوسرے قرآنوں
میں تغیر و تبدل کر دیا گیا ۔

الغرض ائمہ معصومین کے ارشادات کی روشنی میں شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امام مہدی جب ظاہر ہوں گے تو موجودہ قرآن کی جگہ " اصلی قرآن " رائج کریں گے اور موجودہ قرآن چونکہ تحریف شدہ ہے اس لئے اس کی قرأت و تلاوت کو موقوف کر دیں گے ۔

(۳) ایران میں جناب روح اللہ خمینی کی قیادت میں جو مذہبی حکومت قائم ہوئی ہے یہ ایک نظریاتی مملکت ہے جو شیعوں کے نظریہ "ولایت الفقیہ" کی اساس پر قائم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ امام کی غیبت کے زمانے میں شیعہ فقہاء مجتہدین امام کے نائب ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ پوری دنیا میں شیعی مذہبی حکومت قائم کریں اور جن کاموں کے امام مکلف ہیں۔ ائمہ کی غیبت کے زمانے میں وہ تمام ذمہ داریاں فقہاء پر عائد ہوتی ہیں چنانچہ خمینی صاحب اپنی کتاب "الحکومۃ الاسلامیۃ" میں لکھتے ہیں:-

ان الفقهاء هم اوصياء الرسول من بعد الائمة و في حال غيابهم ۔ وقد كلفوا بالقيام بجميع ما كلف الائمة (ع) بالقيام به ۔

(ص ۷۵)

فقہاء (یعنی مجتہدین شیعہ) ائمہ معصومین کے بعد اور ان کی غیبت کے زمانے میں رسول خدا کے وصی ہیں اور وہ مکلف ہیں ان سب امور و معاملات کی انجام دہی کے، جن کی انجام دہی کے مکلف ائمہ علیہم السلام تھے۔

اس نکتہ کی پوری تشریح و تفصیل حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کی کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" میں ملاحظہ فرمائی جائے۔

ان تینوں نکتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد غور کیجئے کہ جب شیعوں کے عقیدہ کے مطابق موجودہ قرآن کریم تحریف شدہ ہے اور ائمہ معصومین کے ارشادات کی روشنی میں انہوں نے ایک فہرست بھی مرتب کر رکھی ہے، جس میں سورۂ فاتحہ سے لیکر آخر قرآن تک یہ نشاندہی کر دی گئی ہے کہ فلاں سورہ کی فلاں آیت میں فلاں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

جب شیعوں کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی اس تحریف شدہ قرآن کو جو صحابہ کرامؓ کے زمانے سے چلا آتا ہے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ بلکہ وہ اصلی قرآن کو جو حضرت علی رضی اللہ عنہ

نے جمع فرمایا تھا اور جو موجودہ قرآن سے ترتیب میں بھی اور کمی بیشی کے لحاظ سے مختلف ہے شائع کریں گے۔

اور جب خمینی حکومت نظریہ "ولایت فقیہ" کی اساس پر قائم ہے اور اس کے ذمہ بھی ان تمام امور کی انجام دہی لازم ہے جو امام غائب کے ذمہ لازم ہے، پس اگر ایرانی حکومت اور وہاں کے شیعہ عوام نے قرآن کا "صحیح نسخہ" دنیا کے سامنے لانے کی کوشش کی ہو تو اس میں ذرا بھی تعجب نہیں۔ کیونکہ چشم بد دور خمینی حکومت اتنی مضبوط ہے کہ اسے اپنے معاملات میں کسی کی بھی پروا نہیں۔ اب بھی اگر تحریف شدہ قرآن کے بجائے "قرآن کے صحیح نسخہ" کو رواج نہ دیا جائے تو ایران کی شیعہ حکومت کو اس کا موقع کب آئے گا؟

البتہ اس سلسلہ میں ایرانیوں سے ایک بے احتیاطی بھی ہوئی وہ یہ کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ پاکستان میں آیت اللہ خمینی کی حکومت ہے اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہے کہ ساری دنیا پہ حکومت کا حق صرف ائمہ معصومین کو ہے یا ان کی غیر موجودگی میں نظریہ "ولایت فقیہ" کے تحت نائب امام خمینی کو بھی اس کا حق ہے اور جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ولایت چھیننے کی وجہ سے ابوبکر و عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) صرف ظالم و غاصب ہی نہیں بلکہ منافق و مرتد بھی تھے (نعوذ باللہ) اسی طرح امام کے نائب جناب خمینی صاحب کا حق حکومت غصب کرنے کی وجہ سے دنیا بھر کے موجودہ مسلمان حکمران بھی ظالم و غاصب ہیں۔ الغرض نظریاتی طور پر تو شیعہ عقیدہ کے مطابق ہر جگہ امام خمینی ہی کی حکومت ہے مگر ظاہر ہے کہ عملاً ان کا دائرہ حکومت ایران تک ہی محدود ہے۔ تو بے احتیاطی یہ ہوئی کہ انہوں نے ایران میں تیار کردہ "قرآن کریم کا صحیح نسخہ" پاکستان بھی بھیج دیا۔ حالانکہ اس کو ایران کے شیعہ مومنین تک ہی محدود رہنا چاہیے تھا اور جب پاکستان کی حکومت نے ایرانیوں کے تصحیح کردہ قرآن" پر پابندی عائد کر دی اور اسے ضبط کرنے کا حکم صادر کر دیا تو اس خبر سے پاکستان سے ایران تک تمام شیعوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی، چنانچہ اسلام آباد کے ایرانی سفارت خانہ کی جانب سے ایک وضاحتی اشتہار تمام بڑے اخبارات میں شائع کیا گیا، جس کا عکس درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون

ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں (سورۃ الحجر - ۹)

بعض جرائد میں یہ خبر چھپی ہے، اور اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایران میں چھپنے والے قرآن مجید کے بعض نسخے، قرآن مجید کے دوسرے نسخوں سے نادرا طور پر مختلف ہیں اس لئے محترم مسلمانوں کی توجہ مندرجہ ذیل نکات کی جانب مبذول کرائی جاتی ہے۔

(۱) : اسلام کے آغاز سے آج تک عام مسلمان، خاص طور پر دینی پیشواؤں اور مذہبی علماء نے خدا کے فضل و کرم سے اپنی ساری کوششیں قرآن مجید کو ہر قسم کی تحریف یا اختلاف سے پاک اور محفوظ رکھنے میں صرف کی ہیں اور اس کتاب مقدس کو جس طرح بلا تحریف اپنے اسلاف سے حاصل کیا۔ اسی طرح صحیح و سالم شکل میں آنے والی نسلوں تک پہنچایا۔

(۲) کافی مدت سے اسلام کے دشمنوں کی یہ کوشش رہی ہے کہ قرآن کریم میں تحریف کا الزام اور بہتان کسی ایک اسلامی مذہبی فرقہ پر لگا کر امت اسلامیہ میں تفرقہ کے بیج بوئیں اور اس سلسلہ میں جعلی حوالے فراہم کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔

(۳) اسلامی جمہوریہ ایران میں قرآن مجید کی طباعت کے سلسلہ میں بہت احتیاط برتی جاتی ہے تاکہ اس میں کسی قسم کی غلطی باقی نہ رہے اور اگر قرآن مجید کے کچھ نسخے اغلاط کے ساتھ کسی طباعتی ادارہ کے نام سے شائع ہوتے ہیں تو بلاشبہ یہ دشمنان اسلام کی سازش ہے اور جو لوگ اس بات کو اچھالتے ہیں ہماری نظر میں وہ دانستہ یا نادانستہ طور پر اسلام کے دشمنوں کے ایجنٹ ہیں۔

(۴) ظاہر ہے کہ تحریف شدہ قرآن مجید کریم کے نسخوں کی تقسیم کے بارے میں جو بھی خبر شائع ہوئی ہے وہ اسلام کے دشمنوں کی منظم سازش کے تحت عمل میں لائی گئی ہے اور اسلامی جمہوریہ ایران اس کی بڑی شدت سے مذمت کرتا ہے۔

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق

رائزنی فرہنگی سفارت کار جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد

(روزنامہ جنگ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ کراچی)

ایرانی سفارتخانہ کا یہ اشتہار شیعوں کے روایتی تقیہ وکتمان کا مرقع " دزدے بکفِ چراغ " کی بہترین مثال اور معشوق بے وفا کی کہہ مکرنی ہے۔ ایران میں قرآن کریم کا ترمیم شدہ نسخہ چھاپا جاتا ہے اور جب مسلمانوں کو اس کی خبر ہوتی ہے کہ شیعہ، قرآن کریم کے اول درجہ کے دشمن ہیں تو بڑی معصومیت سے فرمایا جاتا ہے کہ یہ حرکت ہم نے نہیں کی بلکہ کسی دشمن اسلام نے یہ حرکت کی ہوگی۔ حالانکہ شیعوں سے بڑھ کر دشمن اسلام کون ہے؟ اس اشتہار میں کس قدر دجل وتلبیس اور تقیہ وکتمان سے کام لیا گیا ہے اس کا اندازہ قارئین کو گزشتہ سطور سے ہوا ہوگا۔ مختصراً اس اشتہار کے ایک ایک نکتہ کا بھی تجزیہ کر دیکھئے۔

اس اشتہار کی بسم اللہ آیت کریمہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ سے کی گئی۔ بلاشبہ اہل اسلام کے نزدیک یہ آیت شریفہ اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اس لئے اس میں کوئی تحریف اور کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ لیکن شیعوں کے نزدیک یہ آیت قرآن کی محفوظیت کی دلیل نہیں، بلکہ آیت کا مطلب صرف یہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک نسخہ صحیح سالم ہے گا اور وہ امام غائب کے پاس غار میں "محفوظ" ہے اس کے علاوہ دوسرے جتنے نسخے ہیں ان میں شیعوں کے بقول منافقوں نے ردّ و بدل کر دیا ہے، چنانچہ شیعوں کے عظیم مجتہد و محدث علامہ نوری طبرسی نے آیت کے جو متعدد جوابات دیئے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ۔

وایضا الحفظ عند محمد وآلہ صلوات اللہ علیہم لم لا یکفی عن تحقق مفہوم الآیۃ؟ ومعہ لا مانع تغییرہ عند غیرہم۔

(فصل الخطاب ص ۳۶۰)

نیز قرآن کریم کا محمد وآل محمد صلوات اللہ علیہم کے پاس محفوظ ہونا آیت کا مفہوم صادق آنے کیلئے کیوں کافی نہیں۔ اور اس صورت میں دوسروں کے پاس جو قرآن ہے اگر اس میں ردّ و بدل

کر دیا گیا ہو تو اس سے کوئی مانع نہیں۔

ٹھیک یہی بات ہندوستان کے ایک شیعہ مفسر فرمان علی نے اپنے حاشیہ قرآن میں لکھی ہے:۔

"ذکر سے ایک تو قرآن مراد ہے۔ تب اس کی نگہبانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کو ضائع و برباد ہونے نہ دیں گے۔ پس اگر تمام دنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن مجید کا اپنی اصلی حالت پر باقی ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ محفوظ ہے۔ اس (آیت) کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ اس (قرآن) میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے ہیں۔ کم سے کم اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی۔"

(ترجمہ فرمان علی ص ۴۶۹)

واضح رہے کہ شیعہ مفسر فرمان علی کے ترجمہ و حواشی پر گزشتہ صدی کے بڑے بڑے شیعہ مجتہدین کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔ گویا متقدمین شیعہ کی طرح چودہویں صدی کے تمام مجتہدین شیعہ بھی یہی نظریہ رکھتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک صحیح نسخہ، امام غائب کے پاس محفوظ ہے اور باقی تمام نسخوں میں تغیر و تبدل کر دیا گیا ہے۔

اب قارئین انصاف فرمائیں کہ اس آیت کریمہ کے حوالے سے ایرانی سفارت خانے کا یا کسی اور شیعہ کا یہ تاثر دینا کہ وہ قرآن کریم کے اس نسخہ کو، جو امت کے ہاتھوں میں موجود ہے صحیح سمجھتے ہیں، محض دجل و تلبیس اور تقیہ و کتمان نہیں تو اور کیا ہے؟

اشتہار کے پہلے نکتے میں کہا گیا ہے کہ "مسلمانوں نے ہر دور میں قرآن کریم کی حفاظت پر اپنی ساری کوششیں صرف کی ہیں اور جس طرح انہوں نے قرآن کریم کو اپنے اسلاف سے لیا ہے بغیر کسی تحریف کے صحیح و سالم شکل میں آنے والی نسلوں تک پہنچایا ہے۔"

ایرانی سفارت خانے کا یہ نکتہ اہل اسلام کے اصول پر تو بالکل صحیح ہے۔ لیکن ایران کے قائد اعظم علامہ خمینی کے شیعی عقیدے کے مطابق بالکل غلط ہے ـــــ اس لئے کہ قرآن کا جو نسخہ امت کے ہاتھ میں ہے وہ حضرات خلفائے راشدین (حضرات ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی جمع و تدوین اور صحابہ کرام رض کی تعلیم کے ذریعہ بعد کی امت تک پہنچا ہے صحابہ کرام رض ہی قرآن کریم کے اولین راوی ہیں۔ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور بعد کی امت کے درمیان واسطہ ہیں۔ یہی صحابہ مسلمانوں کے اسلاف ہیں۔

شیعہ عقیدے کے مطابق مسلمانوں کے یہ اسلاف دو چار کے سوا سب کے سب منافق اور کافر و مرتد تھے جنہوں نے شیعوں کے بقول، حضرت علی رض کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد کردہ خلیفہ بلافصل اور وصی رسول تھے، خلیفہ نہ بنا کر عہد رسول کو توڑ ڈالا۔ آلِ رسول کا حق غصب کر لیا۔ ان پر مظالم ڈھائے۔ قرآن کریم من مانی تبدیلیاں کر ڈالیں اور امیر المومنین (حضرت علی رض) نے قرآن کریم کا جو صحیح نسخہ مرتب فرمایا تھا اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

جناب خمینی صاحب نے اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں حضرات خلفائے راشدین اور عام صحابہ کرام کے بارے میں جو گل افشانیاں کی ہیں ان کی با حوالہ تفصیل حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ کی کتاب "ایرانی انقلاب" میں ملاحظہ کر لی جائے۔ ان کا خلاصہ مولانا نعمانی مدظلہٗ کے الفاظ میں یہ ہے۔

(۱) ۔ شیخین ابوبکر و عمر دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے، صرف حکومت اور اقتدار کی طمع و ہوس میں انہوں نے بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا تھا۔

(۲) ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت و اقتدار حاصل کرنے کا ان کا جو منصوبہ تھا اس کے لئے وہ ابتدا ہی سے سازش کرتے رہے اور انہوں نے اپنے

ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنالی تھی، ان سب کا اصل مقصد اور مطمح نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت پر قبضہ کر لینا ہی تھا۔ اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کو کوئی سروکار نہیں تھا

(۳) ۔ اگر بالفرض قرآن میں صراحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امامت و خلافت کے لئے حضرت علی کی نامزدگی کا ذکر بھی کر دیا جاتا تب بھی یہ لوگ ان قرآنی آیات اور خداوندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دستبردار ہونے والے نہیں تھے جس کے لئے انہوں نے اپنے کو اسلام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکا رکھا تھا، اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جو داؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے اور فرمان خداوندی کی کوئی پرواہ نہ کرتے ۔

(۴) ۔ قرآنی احکام اور خداوندی فرمان کے خلاف کرنا ان کے لئے معمولی بات تھی، انہوں نے بہت سے قرآنی احکام کی مخالفت کی اور خداوندی فرمان کی کوئی پروا نہیں کی ۔

(۵) ۔ اگر وہ اپنا مقصد (حکومت و اقتدار) حاصل کرنے کے لئے قرآن سے ان آیات کو نکال دینا ضروری سمجھتے (جن میں امامت کے منصب پر حضرت علی کی نامزدگی کا ذکر کیا گیا ہوتا) تو وہ ان آیتوں ہی کو قرآن سے نکال دیتے یہ ان کے لئے معمولی بات تھی ۔

(۶) اگر وہ ان آیات کو قرآن سے نہ نکالتے تب وہ یہ کر سکتے تھے اور یہی کرتے کہ ایک حدیث اس مضمون کی گھڑ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو سنا دیتے کہ آخری وقت میں آپ نے فرمایا تھا کہ امام و خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ شوریٰ سے طے ہو گا اور علی جن کو امامت

کے منصب کے لئے نامزد کیا گیا تھا اور قرآن میں بھی اس کا ذکر کر دیا گیا تھا ان کو اس منصب سے معزول کر دیا گیا۔

(۷) - اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ عمر ان آیات کے بارے میں کہہ دیتے یا تو خود خدا سے ان آیتوں کے نازل کرنے میں یا جبرئیل یا رسول خدا سے ان کو پہنچانے میں اشتباہ ہو گیا۔ یعنی غلطی اور چوک ہو گئی

(۸) - خمینی صاحب نے حدیث قرطاس ہی کا ذکر کرتے ہوئے بڑے درد ناک نوحہ کے انداز میں (حضرت عمر کے بارے میں) لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے آخری وقت میں اس نے آپ کی شان میں ایسی گستاخی کی جس سے روح پاک کو انتہائی صدمہ پہنچا اور آپ دل پر اس صدمہ کا داغ لے کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس موقع پر خمینی صاحب نے صراحت کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ دراصل اس کے باطن اور اندر کے کفر و زندقہ کا ظہور تھا یعنی اس سے ظاہر ہو گیا کہ (معاذ اللہ) وہ باطن میں کافر و زندیق تھا۔

(۹) - اگر یہ شیخین (اور ان کی پارٹی والے) دیکھتے کہ قرآن کی ان آیات کی وجہ سے (جن میں امامت کے لئے حضرت علی کی نامزدگی کی گئی ہوتی) اسلام سے وابستہ رہتے ہوئے ہم حصول حکومت کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے، اسلام کو ترک کر کے اور اس سے کٹ کر ہی یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں تو یہ ایسا ہی کرتے اور ابو جہل و ابو لہب کا موقف اختیار کر کے اپنی پارٹی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو جاتے۔

(۱۰) - عثمان و معاویہ اور یزید ایک ہی طرح کے اور ایک ہی درجہ کے "چیا دلچی" (ظالم و مجرم) تھے۔

(۱۱) - عام صحابہ کا یہ حال تھا کہ یا تو وہ ان کی (شیخین کی) خاص پارٹی میں شریک

شامل، ان کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہم نوا تھے یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے کی ان میں جرأت و ہمت نہیں تھی۔

(۱۲) دنیا بھر کے اوّلین و آخرین اہل سنت کے بارے میں خمینی صاحب کا ارشاد ہے کہ :-

سنیوں کا معاملہ یہ ہے کہ ابو بکر و عمر قرآن کے صریح احکام کے خلاف جو کچھ کہیں یہ لوگ قرآن کے مقابلہ میں اسی کو قبول کرتے اور اسی کی پیروی کرتے ہیں۔ عمر نے اسلام میں جو تبدیلیاں کیں اور قرآنی احکام کے خلاف جو احکام جاری کئے۔ سنیوں نے قرآن کے اصل حکم کے مقابلہ میں عمر کی تبدیلیوں کو اور ان کے جاری کئے ہوئے احکام کو قبول کر لیا اور وہ انہی کی پیروی کر رہے ہیں۔ (ایرانی انقلاب ص۷۵ تا ص۷۸)

الغرض جب مسلمانوں کے اسلاف (صحابہ کرام اور خلفائے راشدین رض) شیعوں کے بقول ایسے تھے جس کی تصویر "کشف الاسرار" میں خمینی صاحب نے کھینچی ہے تو ان کے ہاتھوں سے آئے ہوئے قرآن پر ایرانی سفارت خانے کو کیونکر ایمان ہو سکتا ہے۔ جبکہ ائمہ معصومین کے دو ہزار سے زیادہ ارشادات شیعہ کتابوں میں موجود ہیں کہ منافقوں نے (یعنی حضرات خلفائے راشدین رض نے) قرآن کریم میں بہت سا ردّو بدل کر ڈالا۔ اور سب جانتے ہیں کہ شیعہ قرآن کو تو چھوڑ سکتے ہیں، مگر اپنے ائمہ معصومین کے متواتر ارشادات سے انحراف ان کے نزدیک کفر سے کم نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی شیعہ کا قرآن کریم پر ایمان نہیں ہو سکتا۔ جو شخص شیعہ کہلا کر "ایمان بالقرآن" کا دم بھرتا ہے اس کا دعویٰ سراسر کذب و خداع اور دروغ بے فروغ ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ روایت وہی سچی کہلاتی ہے جس کے راوی سچے ہوں جھوٹے راویوں کی روایت کو سچا کہنا خود بہت بڑا جھوٹ ہے۔ پس اگر ایرانی سفارت خانے

کا یہ نکتہ کہ ہر دور میں مسلمانوں نے قرآن کریم کی حفاظت کی ، مبنی بر صداقت ہے اور خمینی کی شیعہ حکومت واقعۃً قرآن کریم پر ایمان رکھتی ہے تو ایرانی سفارت خانے کو صاف صاف اعلان کر دینا چاہیئے کہ قرآن کے راویان اولین خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رض ، سب کے سب پکے سچے مسلمان تھے ۔ مومن مخلص تھے ۔ عادل دامین تھے ، تمام دینی امور میں ثقہ اور لائق اعتماد تھے ۔ جس طرح قرآن کریم کی سچائی میں کوئی شبہ نہیں اسی طرح قرآن کریم کے راویان اولین کی سچائی دریانت داری ، ان کا ایمان و اخلاص اور ان کی عدالت وثقاہت بھی ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے ۔

اور یہ اعلان بھی کر دینا چاہیئے کہ شیعہ راویوں نے ان اکابر کے خلاف جو ہزاروں داستانیں گھڑ کر شیعہ کتابوں میں پھیلا دی ہیں ، یہ تمام داستانیں جھوٹ کا پلندہ ہے اور یہ اسلام اور قرآن کے خلاف دشمنان اسلام کی سازش تھی جس کا مقصد قرآن کے راویان اولین کو مجروح کر کے قرآن کریم سے امت کو برگشتہ کرنا تھا وہ تمام شیعہ مصنفین جنہوں نے یہ من گھڑت اور خود تراشیدہ روایات اپنی کتابوں میں درج کیں ۔ وہ سب اسلام کے ازلی دشمن تھے ۔

اور یہ اعلان بھی کر دینا چاہیئے کہ جس طرح آیت اللہ خمینی صاحب نے اپنی کتاب کشف الاسرار میں خلفائے ثلاثہ رض کو جو منافق و بے ایمان اور ظالم و جابر لکھا ہے خمینی صاحب اب اس سے توبہ کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین کو عادل دامین اور مومن مخلص سمجھتے ہیں ۔

(۲) ۔ دوسرے نکتہ میں ایرانی سفارت خانے کی جانب سے کہا گیا ہے کہ کافی مدت سے دشمنان اسلام کی یہ کوشش رہی ہے کہ قرآن کریم کی تحریف کا الزام اور بہتان کسی ایک اسلامی مذہبی فرقہ پر لگا کر امت اسلامیہ میں تفرقہ کے بیج بوئیں ۔ اور اس سلسلہ میں جعلی حوالہ فراہم کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا ۔

ایرانی سفارت خانے کا یہ نکتہ حرف بحرف صحیح ہے مگر اس کی نشاندہی نہیں کی گئی کہ یہ دشمنان

اسلام کون تھے اور انہوں نے قرآن کریم کی تحریف کا الزام اور بہتان کس اسلامی فرقہ پر لگایا اور وہ کونسے جعلی حوالے تھے جن کے فراہم کرنے میں دریغ نہیں کیا گیا - ہم ایرانی سفارت خانے کی اطلاع کے لئے ان دشمنانِ اسلام کی نشاندہی کرتے ہیں - سنئے! یہ دشمنانِ اسلام شیعہ مصنفین اور مجتہدین ہیں جنہوں نے دوسری صدی سے لیکر چودہویں صدی تک مسلسل تیرہ سو سال یہ پروپیگنڈا کیا اور مسلمانوں کے سب سے پہلے طبقہ (صحابہ کرام اور خلفائے راشدین رض) پر یہ الزام اور بہتان لگایا کہ انہوں نے قرآن کریم میں تحریف کر دی اور جعلی حوالے کے طور پر ایک دو نہیں، سو پچاس نہیں، بلکہ دو ہزار سے زیادہ روایتیں ائمہ معصومین کی طرف منسوب کر دیں -

اور اگر ایرانی سفارت خانے کو ان دشمنانِ اسلام کی فہرست مطلوب ہو تو علامہ حسین بن محمد تقی نوری طبرسی نے "فصل الخطاب" میں (صفحہ ٢٦ سے صفحہ ٣٢ تک) ان اسلام دشمنوں کی فہرست بھی درج کر دی ہے - ملاحظہ فرمائیے -

(١) شیخ جلیل علی بن ابراہیم قمی - مصنف تفسیر قمی -
(٢) ثقۃ الاسلام کلینی - مصنف الکافی -
(٣) الثقۃ الجلیل محمد بن حسن صفار مصنف کتاب البصائر -
(٤) الثقۃ بن ابراہیم نعمانی تلمید کلینی - مصنف کتاب الغیبت -
(٥) الثقۃ الجلیل سعید بن عبداللہ قمی - مصنف کتاب ناسخ القرآن و منسوخہ -
(٦) سید علی بن احمد کوفی - مصنف کتاب بدع المحدثہ -
(٧) اجلۃ المفسرین واماہم الشیخ الجلیل محمد بن مسعود عیاشی -
(٨) شیخ فرات بن ابراہیم الکوفی -
(٩) الثقۃ الثقہ محمد بن عباس الماہیار -
(١٠) الشیخ الاعظم محمد بن محمد بن نعمان المفید -
(١١) شیخ المتکلمین ومتقدم نوبختیین ابو سہل اسمٰعیل بن نوبخت مصنف کتب کثیرہ -

(۱۲) الشیخ المتکلم الفیلسوف ابو محمد حسن بن موسیٰ۔ مصنف تصانیف جیدہ۔

(۱۳) الشیخ الجلیل ابو اسحٰق ابراہیم بن نوبخت، مصنف کتاب الیاقوت۔

(۱۴) اسحاق کاتب۔ جس نے امام مہدی کو دیکھا ہے خدا امام موصوف کی مشکل جلد آسان کرے۔

(۱۵) رئیس الطائفہ، جس کے معصوم ہونے کا قول کیا گیا ہے یعنی شیخ ابو القاسم حسین بن روح بن ابی بحر النوبختی، جو شیعوں کے اور امام مہدی کے درمیان تیسرے سفیر تھے۔

(۱۶) العالم الفاضل المتکلم حاجب بن لیث بن سراج۔

(۱۷) الشیخ الثقہ الجلیل الاقدم فضل بن شاذان مصنف کتاب الایضاح۔

(۱۸) الشیخ الجلیل محمد بن حسن الشیبانی مصنف تفسیر نہج البیان۔

(۱۹) الشیخ الثقہ احمد بن محمد بن خالد برقی مصنف کتاب المحاسن۔

(۲۰) الثقہ محمد بن خالد۔ مصنف کتاب التنزیل والتغییر۔

(۲۱) الشیخ الثقہ علی بن حسن بن فضال مصنف کتاب التنزیل من القرآن والتحریف۔

(۲۲) محمد بن حسن الصیرفی مصنف کتاب التحریف والتبدیل۔

(۲۳) احمد بن محمد بن سیار۔ مصنف کتاب القراءات یا کتاب التنزیل والتحریف۔

(۲۴) الثقہ الجلیل محمد بن عباس بن علی بن مروان ماہیار مصنف تفسیر۔

(۲۵) ابو طاہر عبد الواحد بن عمر قمی۔

(۲۶) الجلیل محمد بن علی بن شہر آشوب۔ مصنف کتاب المناقب کتاب المثالب۔

(۲۷) شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی۔ مصنف کتاب الاحتجاج[1]

(۲۸) مولیٰ محمد صالح مصنف شرح الکافی۔

(۲۹) فاضل سید علی خان۔ مصنف شرح الصحیفہ۔

---

[1] مصنف احتجاج نے اس کا عہد کیا ہے کہ وہ صرف وہی روایتیں ذکر کریں گے جن پر (شیعوں کا) اجماع ہے یا وہ موافق ومخالف کے درمیان مشہور ہیں یا دلیل عقل سے ثابت ہیں، موصوف نے کس سے زیادہ صریح دلیلیں نقل کی ہیں (فصل الخطاب ص ۳۱)

(۳۰) مولیٰ مہدی نراقی۔

(۳۱) الاستاذ الاکبر بہبہانی، مصنف الفوائد۔

(۳۲) محقق قمی۔

(۳۳) شیخ ابوالحسن شریف۔ مصنف تفسیر مرآۃ الانوار۔[1]

(۳۴) شیخ علی بن محمد مقابی۔ مصنف مشرق الانوار۔

(۳۵) السید الجلیل علی بن طاؤس۔ مصنف فلاح السائل۔ سعد السعود۔

(۳۶) اور یہی مذہب ہے جمہور محدثین (شیعہ) کا جن کے کلمات پر ہم کو اطلاع ہوئی ہے۔

(فصل الخطاب صہ۲ تا صہ۳۲)

یہ چند ناموں کی فہرست ہے جو علامہ نوری طبرسی نے درج کی ہے اور یہ بھی بطور نمونہ ہے ورنہ یہ فہرست ہزاروں سے متجاوز ہو سکتی ہے۔

ہم ایرانی سفارت خانے کی وساطت سے ایرانی حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ موجودہ ایران کے قائد اعظم جناب خمینی کا اس مضمون کا فتویٰ ساری دنیا میں شائع کیا جائے کہ۔

(۱) وہ تمام شیعہ راوی جنہوں نے تحریف قرآن پر دو ہزار سے زیادہ روایتیں گھڑ کر ائمہ معصومین سے منسوب کر ڈالیں۔

(۲) وہ تمام شیعہ مصنفین جنہوں نے بغیر تردید کے ان روایات کو اپنی کتابوں میں جگہ دی۔ اور اس پر ہزاروں صفحات سیاہ کئے۔ اور۔

(۳) وہ تمام شیعہ مجتہدین علماء اور عوام جو تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتے تھے۔ یا اب بھی رکھتے ہیں وہ سب کے سب اسلام کے دشمن یہودی اور مجوسی تھے اور ہیں۔ تاکہ امت ان اسلام دشمنوں کے

---

[1] صاحب فصل الخطاب لکھتے ہیں۔ وجعلہ فی تفسیرہ المسمیٰ بمرآۃ الانوار من ضروریات مذہب التشیع واکبر مفاسد غصب الخلافۃ بعد تتبع الاخبار وتفحص الآثار (صہ۳) یعنی ابوالحسن شریف نے اخبار کی تتبع تلاش اور آثار کی چھان بین کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تحریف قرآن کا عقیدہ شیعہ مذہب کے ضروریات دین میں داخل ہے اور یہ غصب خلافت کا سب سے بدترین نتیجہ ہے۔

فتنۂ تحریف سے پوری طرح محفوظ ہو سکے ۔

تیسرے اور چوتھے نکتہ میں جو کہا گیا ہے کہ یہ کسی دشمن کی شرارت ہے ۔ یہ دراصل ایرانی سفارت خانے کی جانب سے اپنے جرم کو چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش ہے ٹھوس اور قطعی دلائل کی روشنی میں ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ تحریف شدہ نسخہ ایران ہی میں چھپا ہے اور ایرانی سفارت خانے کو بھی اس کا بخوبی علم ہے ۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ شیعہ مذہب کی وہ بنیادی کتابیں جن میں عقیدۂ تحریف درج کیا گیا ہے جن میں ائمہ معصومین کی دو ہزار سے زائد روایتیں اس مضمون کی نقل کی گئی ہیں کہ منافقوں (خلفائے راشدین رض) نے قرآن میں ردو بدل کر دیا تھا ، جن میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ قرآن کا اصلی نسخہ امام غائب کے پاس غار میں محفوظ ہے ۔ اور وہ جب تشریف لائیں گے تو دنیا میں " اصلی قرآن " رائج کریں گے اور موجودہ قرآن دنیا سے نابود کر دیا جائے گا ۔ جن کتابوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ تیسری صدی تک تمام متقدمین شیعہ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتے تھے اور بعد کی صدیوں کے بڑے بڑے مجتہدین شیعہ کا بھی یہی عقیدہ رہا اور جن معدودے چند شیعوں نے اس کا انکار کیا وہ محض مصلحت اندیشی پر مبنی ہے ورنہ اندر سے وہ بھی عقیدۂ تحریف قرآن پر ہی ایمان رکھتے تھے اور جن کتابوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ فلاں سورۃ کی فلاں آیت دراصل اس طرح نازل ہوئی تھی اور منافقوں نے اس کو اس طرح بدل دیا ۔

یہ کتابیں جن میں عقیدہ تحریف کو ائمہ معصومین کے ارشادات سے ثابت کیا گیا ہے ، آج بھی ایران میں چھپ رہی ہیں ، ایرانی حکومت ان کتابوں کو ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے اور ایسی کتابوں کا گویا ایک سیلاب ہے ۔ جو ایران سے اٹھ کر دنیا کے کناروں سے ٹکرا رہا ہے ایران کے شیعہ مومنین ان کتابوں کو پڑھ پڑھ کر موجودہ قرآن اور حاملین قرآن کے خلاف آگ بگولہ ہو رہے ہیں ۔

مثال ۱ :۔ علامہ کلینی کی " اصول کافی " جو شیعوں کے نزدیک " اصح الکتب کہلاتی ہے

تفسیر قمی، تفسیر عیاشی، احتجاج طبرسی، ملا باقر طبرسی کی کتابیں حیات القلوب جلاء العیون، حق الیقین اور مرآۃ العقول۔ سید نعمت اللہ جزائری کی کتاب الانوار النعمانیہ وغیرہ وغیرہ یہ کتابیں نہ صرف ایران میں چھپ رہی ہیں بلکہ علامہ خمینی اپنے معتقدین کو ان کے مطالعہ کی ترغیب دیتے ہیں۔ الغرض تحریف قرآن کے عقیدے کا مرکز آج بھی ایران ہے اور ان کتابوں کے نتیجے میں ایران کے ہر فرد کی خواہش و تمنا ہے کہ موجودہ قرآن جو خلفائے راشدین رضی اور صحابہ کرام کے ذریعے امت تک پہنچا ہے اس کو دنیا سے نابود کر دیا جائے اور ائمہ معصومین کے مقدس ارشادات کی روشنی میں قرآن کا تصحیح شدہ نسخہ رائج کر دیا جائے ان حقائق کی روشنی میں انصاف کیجئے کہ قرآن کا محرّف نسخہ ایران کے سوا اور کون شائع کر سکتا تھا؟

اگر علامہ خمینی اور ان کی شیعی حکومت کو موجودہ قرآن پر ایمان ہوتا۔ تو کیا ایران میں ایسی کتابوں کی اشاعت ممکن تھی؟ نہیں بلکہ وہ تمام کتابیں جن میں تحریف قرآن کا خبیث عقیدہ ائمہ معصومین کے حوالے سے درج کیا گیا ہے اور جن پر شیعہ مذہب کی بنیاد ہے۔ ان کو ایران میں نذر آتش کیا جاتا، ان کے مصنفین کو ملعون سمجھا جاتا اور ان کتابوں کی اشاعت کرنے والوں کو اسی طرح تختہ دار پر لٹکایا جاتا جس طرح کہ خمینی کے باغیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ایران کے قائد اعظم خمینی اور ان کی شیعی حکومت موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتی، بلکہ ائمہ معصومین کے ارشادات کی روشنی میں اس کی اصلاح و ترمیم کو ضروری سمجھتی ہے اور ایران سے ترمیم شدہ نسخے کی اشاعت کر کے انہوں نے قرآن کریم کے بارے میں اپنے اصل عقیدہ کا اظہار کیا ہے اور یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ایران کے قائد اعظم جناب خمینی صاحب بھی وہ کام کر سکتے ہیں جو امام غائب کو دنیا میں ظاہر ہو کر کرنا ہے۔

قرآن

چاہتا ہے کہ

○ اس پر ایمان لایا جائے ○ اسے پڑھا جائے
○ اسے سمجھا جائے ○ اس پر عمل کیا جائے
اور ○ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم کی دیگر تصانیف

① نزولِ عیسیٰ علیہ السلام (چند شبہات کا جواب)
② المہدی والمسیح (پانچ سوالوں کا جواب)
③ شناخت
④ قادیانی جنازہ
⑤ قادیانی اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق
⑥ خاتم النبیین ؐ
⑦ قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
⑧ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کو دعوتِ اسلام
⑨ میں خدا کی طرف سے نہیں
⑩ مرزائی اور تعمیرِ مسجد
⑪ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین
⑫ تل ابیب سے ربوہ تک
⑬ مراقی نبی
⑭ مرزا قادیانی بقلم خود

① عہدِ نبوت کے ماہ و سال
② اختلافِ امت اور صراطِ مستقیم
③ سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ
④ شیعہ اثنا عشری اور تحریفِ قرآن
⑤ ترجمہ فرمان علی پر ایک نظر
⑥ شیعہ اثنا عشری اور صحابہ کرام رضؓ
⑦ ایران سے تحریف شدہ قرآن کی اشاعت اور ایرانی سفارت خانہ کی وضاحت
⑧ جی۔ ایم۔ سید
⑨ انقلاب ایران مولانا محمد منظور نعمانی
⑩ شیعہ اور قرآن " " "